کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ان مسائل کے بارے میں

۱۔ ایک آدمی نے عصر کی نماز پڑھنے کا ارادہ کیا اور نیت اس نے دو رکعت کی کی اور نماز پوری چار رکعت پڑھی آیا اسکی نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے کے بارے میں (جسکا نام ابو شحمہ ذکر کیا جاتا ہے) کہا جاتا ہے کہ اس نے شراب پی کر نشے کی حالت میں ایک عورت سے زنا کیا تو اس عورت نے آکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حد زنا کا مطالبہ کیا تو حضرت عمر نے اپنے بیٹے کو حد لگائی اور وہ اسی میں فوت ہو گیا۔ یہ واقعہ کہاں تک درست ہے آیا اسکا کوئی ثبوت بھی ہے یا نہیں؟

۳۔ ایک آدمی رمضان کی ابتدا میں سعودی عرب میں گیا کسی کام کی غرض سے اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ ماہ رمضان سعودی عرب میں پاکستان سے ایک دن پہلے ہوتا ہے اور وہ آدمی عید سے قبل پاکستان آگیا اور پاکستان میں اس سال ۳۰ روزے ہوئے تو اب اگر وہ آدمی جس نے پہلا روزہ سعودی عرب میں رکھا تھا پاکستان میں ۳۰ واں روزہ رکھے گا تو اسکا ۳۱ واں روزہ ہوگا تو سوال یہ ہے کہ وہ ۳۱ واں روزہ رکھے گا یا نہیں اگر رکھے گا تو فرض کی نیت سے یا نفل کی نیت سے؟

المستفتی

عمر خان

درجہ سابعہ جامعہ دارالعلوم کراچی

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ اسکی عصر کی نماز صحیح ہو جائے گی۔ کیونکہ تعداد رکعات کی نیت کرنا فرض نمازوں میں ضروری نہیں۔ لہذا اگر رکعات کی تعداد معین کرنے میں غلطی ہو جائے تو اس سے نماز میں کوئی فرق نہیں آتا۔

فی البنایۃ ص۵۸ ج۲

ونية عدد الركعات والسجدات ليست بشرط عندنا وهو المذهب عند الشافعي وكذا نية استقبال القبلة عندهم ولو نوى الظهر ثلاثا او خمسا

جاری ہے

لا تنعقد صلاته عنده وعندنا تصح صلاته۔

وفی فتح باب الخانیة ص۲۲۲ ج۱

وشرط لهما التعیین لا العدد ای لا یشترط للفرض والواجب نیة عدد الرکعات لان قصد التعیین مغن عنه ولو نوی الظهر ثلاثا او الفجر اربعا جاز ــــ

وفی البحر الرائق ص۲۸۲ ج۱

وقید بنیة التعیین لان نیة عدد الرکعات لیست بشرط فی الفرض والواجب لان قصد التعیین مغن عنه ولو نوی الظهر ثلاثا والفجر اربعا جاز ــــ

کذا فی السعایة ص۱۰۳ ج۲ وفی الدر المختار وفی رد المختار ص۴۲۰ ج۱ کذا فی حاشیه الطحطاوی ص۱۲۱

۲ ــــ سوال میں ذکر کردہ واقعہ بالکل موضوع اور من گھڑت ہے۔ اور اصل واقعہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے ابو شحمہ رح کی طرف منسوب ہے وہ کچھ اور ہے جو کتابوں میں مذکور ہے۔ حضرات محدثین نے اسکے باطل ہونے کو وضاحت سے بیان کیا ہے۔ جیساکہ مندرجہ ذیل حوالہ جات سے معلوم ہوگا ــــ

الآلی المصنوعة فی الاحادیث الموضوعة میں علامہ سیوطی رح اس واقعہ کو ذکر کرکے فرماتے ہیں ــــ (ص۱۹۸ ج۲)

موضوع فیه مجاهیل قال الدار قطنی حدیث مجاهد عن ابن عباس فی حدیث ابی شحمة لیس بصحیح وقد روی من طریق عبد القدوس ابن الحجاج عن صفوان عن عمرو ـ وعبد القدوس کذاب یضع وصفوان بینه و بین عمر رجال والذی ورد فی هذا ما ذکره الزبیر بن بکار وابن سعد فی الطبقات وغیرهما ان عبد الرحمن الاوسط من اولاد عمر ؓ ویکنی ابو شحمة کان بمصر غازیا فشرب لیلة نبیذا فخرج الی السکر فجاء الی عمرو بن العاص فقال اقم

Scanned by CamScanner

علی الحد ما تمنع فقال له اخبرانی اذا قدمت علیه فضربه

الحد فی داره و لم یخرجه فکتب الیه عمر یلومه و یقول

الا فعلت به ما تفعل بجمیع المسلمین فلما قدم علی عمر ضربه

واتفق انه مرض فمات ـــ

"کتاب الموضوعات" میں ابن جوزی رحمہ اللہ اس واقعہ کو ذکر کر کے فرماتے ہیں ص۲۶۹/۳ ـ

ھذا حدیث موضوع، وضعه القصاص، وقد ابدوا فیه

واعادوا و قد شرحوا واطالوا ـــ

"الاباطیل والمناکیر والصحاح والمشاہیر" میں ابوعبداللہ الحسین بن ابراہیم الجوزقانی رحمہ اللہ

لکھتے ہیں ص۱۸۵/۲ ـ

ھذا حدیث موضوع باطل واسناده منقطع (الی) وھذا الحدیث

وضعه القصاص، فمن لم یتبحر فی العلوم خفی علیه ان عمر رضی اللہ عنہ

جلد ابنا له یقال له ابو شحمة بسبب الزنا فنعوذ باللہ من

الکذب والبهتان والنفاق والخذلان ـــ

"تنزیه الشریعة المرفوعة عن الاحادیث الشنیعة الموضوعة" میں ابوالحسن علی بن محمد عراق

الکنانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں ـ ص۲۲۰/۲ ـ

وھو مما وضعه القصاص وفی اسناده من ھو مجهول ـــ

۳ـــ صورتِ مسئولہ میں اکتیسواں روزہ رمضان کی نیت سے رکھنا ضروری و

لازم ہوگا ـــ (ماخذہ نقل رجسٹر فتاوی دار العلوم کراچی ۵/۶۱)

فمن شهد منکم الشهر فلیصمه ـــ

فی رد المحتار ص۳۸۴ ج۳

تنبیه : لو صام رای هلال رمضان واکمل العدة لم یفطر الا

مع الامام لقوله علیه الصلاة والسلام صومکم یوم تصومون وفطرکم

یوم تفطرون ـــ

کذا فی البحر الرائق ص۲۶۶ ج۲ وفی فتح القدیر علی الهدایة ص۳۲۹ ج۲ وفی الهندیة

ص۱۹۹ ج۱ ـــ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

الجواب صحیح
بندہ عبد الرؤف سکھروی
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۲۴-۱۱-۱۴۲۱ھ

محمد قمر الحسن عفا اللہ عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی ۱۴
۲۳/۱۱/۱۴۲۱ھ

الجواب صحیح
محمد عبد اللہ عفی عنہ
دار الافتاء دار العلوم کراچی
۲۴-۱۱-۱۴۲۱ھ

نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

دار الافتاء
۸۸/۲۶۰